نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۴ | مطبوعہ ۳۰- اکتوبر ۱۸۹۰ع بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ... عہ

اضلاع بیرونجات سے مع محصولڈاک ... عگا

دو کاپی سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی ... عا۲ر

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ؛

ایڈیٹوریل

کئی برس گذرے ایک مسیحی واعظ سے جیپور میں ایک مولوی صاحب نے کہا کہ دیکھئے اس انجیل میں جو آپکے ہاتھہ میں موجود ہی ہمارے حضرت کی نسبت بطور پیشگوئی صاف خبر دی گئی ہی۔ اور انجیل یوحنا کے ۱۵ باب کی ۲۶ آیت کو نکال کے پیش کیا کہ دیکھو اس میں ایک سچائی کی روح کی خبر ہی جو باپ سے نکلتی ہی“ اور یہہ محمد صاحب سے مراد ہی کیونکہ وہ باپ یعنی عبداللہ کے صلب سے نکلے ہیں۔ ناظرین تحیر و متعجب ہونگے کہ بعض مولوی صاحبان نبوت محمدی کے ثبوت میں کیسے نئے نئے خیال ظاہر کرتے ہیں اور کسقدر جدوجہد کرتے ہیں کہ کسی صورت سے کتب مقدسہ کے ذریعہ حضرت کی نبوت کے لئے کوئی سہارا ملجائے۔ بعض مسیحی واعظ محمدیوں کے سامنے کہدیا کرتے ہیں کہ توراۃ و زبور اور انجیل میں محمد صاحب کی کچھہ خبر مطلق نہیں ہی۔ حالانکہ ایسا کہنا خلاف واقع ہی۔ کتب مقدسہ میں اُنکی خبر تو ہی لیکن نبی اللہ ہونیکی نسبت نہیں ؛

ہم محمدیوں کی ایک روایت ناظرین نور افشاں کو سُنانا چاہتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ محمد صاحب کے ہمعصر لوگوں کا اُنکی نبوت کی نسبت کیا خیال تھا اور یہہ بھی ظاہر ہوگا کہ کیسی کیسی کہانیاں اہل اسلام کے بعض فرقوں میں قابل اعتبار متصور ہوکر محمد صاحب کی نبوت اور علی کی ولایت (بلکہ الوہیت) کو مانا گیا ہی ؛

چنانچہ لکھا ہی کہ لوگوں نے حضرت سے سوال کیا کہ یا حضرت زمانہ سلف میں جو انبیا خدا کیطرف سے دُنیا میں آتے تھے اُنکے ساتھہ تابوت سکینہ بصورت صندوق مقفل ہوتا تھا مگر آپ کے ساتھہ نہیں ہی۔ اسپر حضرت نے لوگوں کو جواب دیا کہ میں تابوت سکینہ تمہیں دکھلاؤنگا پس ایک روز آپ نے لوگوں کو بلایا اور ایک صندوق مقفل انہیں دکھلاکر کہا کہ دیکھو یہہ تابوت سکینہ ہی۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا نبی اللہ مہربانی کرکے اسکو کھول کے ہمیں دکھلائیں تو بڑا احسان ہوگا۔ آپ نے قفل کھول کر صندوق وا کیا تو سبھوں نے دیکھا کہ علی ابن ابیطالب زرہ و بکتر پہنے ذوالفقار لگائے آنکھہ بند کئے ہوئے اُس میں بیٹھے ہیں۔ بعدہٗ صندوق کو بند کرکے حکم دیا کہ علی کو گھر سے بلا لاؤ۔ پس علی اُسی صورت سے جیسا کہ لوگوں نے صندوق میں دیکھا تھا گھر سے باہر آئے اور سبھوں نے تعجب کیا۔ محمد صاحب نے لوگوں سے کہا کہ میرے ساتھہ تابوت سکینہ اسلئے نہیں آیا تھا کہ وہ جو تابوت سکینہ میں تھا میرے ساتھہ مجسم ہی۔ اسطرح کی بیشمار روایتوں پر محمدی فرقوں کا عمل ہی اور بکثرت ایسی عجیب باتیں اُنمیں مشہور ہیں۔ شاید تابوت سکینہ کا خیال محمدیوں میں موسیٰ کے عہدنامہ کے صندوق کا ذکر سُنکر پیدا ہوا ہو ؛

قرآن کی اُس آیت کی نسبت جسمیں ذکر ہی کہ خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں۔ ایک چاپلین صاحب (فوجی پادری) کا خیال ہی کہ شاید محمد صاحب نے انجیل عبرانیوں کے خط کے پہلے باب کی ۶ آیت کے مضمون کو سنکر قرآن میں ایسا ذکر کیا ہو چنانچہ وہ آیت یہہ ہی "جب پہلوٹے کو دُنیا میں لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اُسکو سجدہ کریں" چاپلین صاحب کا خیال ٹھیک ہوگا مگر افسوس ہی کہ جس پہلوٹے کا ذکر اِس آیت میں ہی وہ آدم نہیں جو زمینی تھا بلکہ وہ آدم ثانی خداوند آسمانی ہی۔ اور یہہ محمد صاحب کو معلوم نہ ہوا کہ وہ مسجود ملایک ہی۔ دیکھیں محمدی لوگ جو قرآن کی نئی نئی تفسیریں کرکے آج کل قرآنی مسایل تعدد ازواج و جہاد و بردہ فروشی وغیرہ کی اصلاح کر رہے ہیں اِس امر کی نسبت بھی اپنا کچھہ خیال ظاہر کرتے ہیں یا نہیں ٭

مخزن مسیحی کا یہہ لکھنا نہایت موزون اور قابل غور ہی کہ محمدیوں کو چاہیے کہ پشیمان ہوں اور شرمندگی کے باعث اپنے چہروں کو گریبان میں پوشیدہ کریں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اُنکے سکول۔ کالج اور یونیورسٹیاں کہاں ہیں؟ اُنکے یتیم خانے۔ شفاخانے۔ محتاج خانے۔ خیرات خانے۔ کوڑھی خانے کہاں ہیں؟ اُنکے فرقہ والوں نے دُنیا کے لئے کیا بہتری کی؟ کس قوم کو اقبالمند کیا؟ کس سلطنت کو سرفرازی بخشی؟ کیا اُنہیں سے کسی نے فیجی ٹاپو کے مردم خوروں کو تعلیم یافتہ انسان بنایا؟ کیا پٹیگونیا کے وحشیوں کو اُٹھا کے کھڑا کیا؟ کیا افریقہ کی گرم زمین کیطرف جا کے وہاں کے سنگین دلوں کو توڑا اور نرم کیا؟ کیا اِن برکتوں کا ذریعہ دین مسیحی نہیں ہی؟ کسکی فتحیابی اور کامیابی کا جھنڈا بلند ہی؟ جانچو اور فیصلہ کرو ٭

مراسلات

آریہ دھرم

لفظ آریہ کی بابت جناب پادری ٹامس ہاول صاحب مشنری پنڈ دادنخان نے بتصریح بیان کیا ہی کہ جہانتک مجھے معلوم ہی ہمارے آریہ دوستوں نے آجتک اسکا کافی جواب نہیں دیا۔ اور اس خاموشی سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ جو کچھہ پادری صاحب موصوف نے لفظ آریہ کی تحقیق میں لکھا بالکل بجا اور درست ہی۔ لیکن آریہ دھرم فی الحقیقت کیا ہی اور اسکا کیا مقصد ہی۔ آجتک عوام سے بالکل پوشیدہ ہی۔ شاید اسکا یہہ باعث ہی کہ وید جسکو ہمارے آریہ صاحبان مقدس سمجھتے اور اپنے دھرم کی بنیادی کتاب کہتے ہیں۔ سنسکرت زبان میں ہی۔ اور چونکہ سنسکرت سے عوام واقف نہیں لہذا وید سے بھی واقف نہیں ہو سکتے اور اسی واسطے آریہ دھرم بھی پوشیدہ ہی۔ مگر تعجب یہہ ہی کہ اگر اُن لوگوں سے جو اپنے آپکو آریہ کہتے اور آریہ نام پر فخر کرتے ہیں پوچھا جاوے کہ آپنے وید کو کتنا پڑھا ہی تو وے صاف کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ اگر عوام ایسا کہیں تو کچھہ تعجب نہیں۔ کیونکہ ہر ایک مذہب میں مقتدی ہوا ہی کرتے ہیں مگر آریہ بھائیوں میں سے تو آجکل ایک صاحب بھی ایسا نہیں ملتا جو کہہ سکے کہ میں وید کو کما حقہ٭ جانتا ہوں۔ البتہ وید کا نام کبھی کبھی اُنکے منہہ سے سنا جاتا ہی۔ ورنہ وید کی نہ تو شکل دکھاتے اور نہ پڑھکر سناتے ہیں۔ علاوہ بریں پنجاب کے مختلف شہروں میں آریہ دھرم کے جو سنا و نظر آتے ہیں انہیں سے (جہانتک سُنا اور دیکھا ہی) ایک بھی ایسا نہیں ہی جو وید شناتا ہو۔ بلکہ وے بازار میں کھڑے ہوکر عیسائی مذہب یا برہمنوں وغیرہ کے خلاف سخت الفاظ میں کچھہ فرمائے چلے جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی اثنائے گفتگو میں وید کا نام بھی لے دیتے ہیں۔ بعض بعض آریہ واعظوں کے ہاتھہ میں انکے گُرو سوامی دیانند صاحب کی کوئی کتاب نظر آتی ہی۔ مگر معلوم نہیں کہ وے وید کو کیوں نہیں چھوتے یا شاید اُنکے پاس ہی ہی نہیں صرف زبانی حساب کتاب سیکھہ کر بازاروں میں آ کھڑے ہوتے ہیں۔

ایک اور امر بھی قابل غور ہی کہ آریہ صاحبان اپنے دھرم کے دس اصول یا نیم بیان کرتے ہیں وے چھوٹے سے کاغذ پر اُردو اور ہندی میں چھپے ہوئے ہیں اور قریب سب جگہہ سے جہاں آریہ صاحبان رہتے ہیں ملتے ہیں۔ مگر وے بھی کچھہ ایسے گول مول بنائے گئے ہیں کہ کچھہ پتہ نہیں لگتا کہ انکا اصلی مدعا کیا ہی۔ اول تو یہہ معلوم نہیں ہوتا کہ وے وید میں سے نکالکر لکھے گئے ہیں کیونکہ انمیں کسی جگہہ پر وید کے کسی منتر کا حوالہ نہیں دیا گیا پھر کیونکر سمجھا جاوے کہ یہہ اصول وید کی تعلیم کے موافق یا غیر موافق ہیں۔ کاغذ مذکورہ کے شروع میں لکھا ہی۔ آریہ سماج کے نیم اس سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید چند معزز آریہ صاحبان نے ملکر یہہ نئے چند اصول بنائے کہ انکے موافق ہم عمل کیا کریں گے۔ اگر ایسا ہی ہی تو شاید چند روز کے بعد ایک اور کمیٹی انکے عوض اور اصول مقرر کر دے۔ جیسا برہمو سماج میں ہم دیکھتے ہیں اور اگر یہہ اصول وید ہی سے نکالے گئے ہیں تو وید کے حوالہ دینے میں کیا خوف تھا؟ مہربانی کرکے آریہ بھائی آپ ہمیں مطلع فرماویں ٭

اب ارادہ ہی کہ آریہ سماج کے دس نیم یا اصول کو بنظر انصاف دیکھیں کہ انسے کچھہ مطلب بھی حاصل ہوتا ہی یا صرف نام کو دس نیم آریہ سماج بنائے ہوئے ہیں ٭

(باقی آیندہ)

راقم۔ بندہ فتح مسیح ازنارہ

٭ آریہ صاحبان فرماتے ہیں بلکہ انکے اصولوں میں لکھا ہی کہ ویدوں میں سب طرح کا سچا علم اور حکمت مندرج ہی۔ اب جو شخص وید کو کما حقہ جانتا ہو چاہیے کہ سب طرح کے سچے علم اور حکمت سے واقف ہو ورنہ اسکا دعوی کہ میں وید کو جانتا ہوں بالکل ہیچ سمجھا جاتا ہے ٭

حِلم کا نمونہ

شہرۂ آفاق پرنس بسمارک سابق وزیر اعظم سلطنت جرمنی کی نسبت بہت سی دلچسپ روایتیں مشہور ہیں ذیل کی روایت اُنکے غایت حلم و انکساری پر وال ہی۔ کہتے ہیں کہ ایک کالپورٹر (کتب فروش) کا گذر اتفاقیہ اُس شہر میں ہوا جہاں فی الحال پرنس موصوف رہتے ہیں۔ اُنکے محل میں ایک جُدا کمرہ ہی جسے "نماز کا کمرہ" کہتے ہیں اس کمرہ میں پرنس بذات خود ہر صبح و شام نماز پڑھاتے ہیں جو چاہے اسمیں شریک ہو۔ خصوصاً مسافر جنکا گذر اُس جگہہ ہوتا ہی بڑی خوشی سے بلائے جاتے ہیں۔ یہہ کالپورٹر بھی وہاں گیا اور دیکھا کہ نماز کا کمرہ نوکروں اور مزدوروں وغیرہ سے جو پرنس کی ریاست میں کام کرتے ہیں پُر تھا۔ وقت مقررہ پر پرنس صاحب بھی تشریف لائے اور جماعت موجودہ کو سلام کرکے ممبر پر چڑھے اس نئے مسافر کو دیکھکر فرمایا کہ "آج تو ہمارے درمیان ایک کالپورٹر صاحب بھی ہیں" اور اُس سے کہا کہ نماز آپ ہی پڑھا دیں۔ کالپورٹر نے اسمیں عذر کرنیکی غرض سے کچھ کہنا چاہا اور یوں شروع ہی کیا تھا کہ "جناب عالی مناصب" کہ پرنس موصوف نے فوراً اُسکو روک کر کہا کہ "اے بھلے آدمی اس مقام میں میں 'صاحب عالی مناصب' نہیں ہوں کیونکہ اس جگہہ خدا کی نظر میں ہم سب برابر ہیں"+

اکبر مسیح مختار باندہ

جنڈیالہ ہسپتال

پنجاب میڈیکل مشن کیطرف سے اس جگہہ ایک عمدہ ہسپتال ہی۔ چونکہ اسمیں اندرونی مریضوں کیواسطے جگہہ نہیں ہی۔ اسلئے بیرونی بیماروں ہی کا علاج کیا جاتا ہی۔ اسکا انتظام ڈاکٹر کلارک صاحب بہادر چرچ مشنری سوسائٹی امرتسر کے متعلق ہی۔ اُنہوں نے ایک مسیحی ڈاکٹر کو جو اپنے کام میں بڑا لایق اور سرگرم ہی رکھا ہی۔ یہہ ڈاکٹر صاحب بنام چارلس جوئل ناگپور کے سرکاری میڈیکل کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ اُنہوں نے ہسپتال اسسٹنٹ کا کام کیا ہوا ہی اپریل گذشتہ میں یہہ نئے ڈاکٹر صاحب اس جگہہ متعین کئے گئے تھے۔ تب سے یہاں کے ہسپتال کی رونق بہت ہی بڑھ گئی ہی۔ ایسے شخص کے یہاں آنے کے سبب جنڈیالہ ڈاکٹر کلارک صاحب بہادر کا تہہ دل سے شکر گذار ہی۔ اُمید ہی کہ ڈاکٹر صاحب بہادر جنہوں نے اپنی بڑی مہربانی سے جنڈیالہ کو یہہ نعمت بخشی جلدی سے واپس نہ لینگے۔ اپریل اور مئی کے مہینہ میں دیکھا گیا تھا کہ ڈاکٹر جوئل صاحب رات کے وقت ہسپتال کے سامنے سویا کرتے تھے اور اُنہوں نے عام اجازت دی ہوئی تھی کہ رات کیوقت جو کوئی بیمار شخص چاہے اُنکو جگائے۔ بلکہ ہمارے سامنے دو دو تین تین بجے رات کے بہت لوگ ڈاکٹر جوئل صاحب کے پاس آتے اور اپنی بیماریوں میں مدد کے خواستگار ہوتے علاوہ ہسپتال کے اپنے گھروں اور گاؤں کو لیجایا کرتے تھے۔ اس ہسپتال میں ایک اور مسیحی بھی کام کرتا ہی۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہہ ہسپتال جنڈیالہ اور گردنواح کے لئے بڑی برکت ہی جسطرح کا اسکا فرض ہی اُسکو پورا کرتا ہی۔ چونکہ یہہ قصبہ شاہراہ کے کنارہ پر واقع ہی اس لئے اس ہسپتال کے ذریعہ سے مسافروں کو بھی مدد ملتی ہی۔ ڈاکٹر کلارک صاحب بہادر چونکہ بہت نزدیک رہتے ہیں اسلئے وہ اکثر اسکا ملاحظہ کرتے رہتے ہیں +

قبرستان

کچھ دن ہوئے کہ نور افشاں میں اس بات کی شکایت کی گئی تھی کہ یہاں کوئی قبرستان نہیں پر مس بارسلی صاحبہ کی ہمت سے ڈسٹرکٹ بورڈ نے ایک ٹکڑا زمین تھوڑی سی قیمت لیکر عنایت کردی۔ بابا رو پاسنگھ ایک مسیحی سادھو سب سے پہلے اس قبرستان میں داخل ہوا +

بابا رو پا سنگھ

یہہ ایک ہندو سادھو تھا جسکو خداوند نے اپنی کلیسیا میں جگہہ دی۔ باوجودیکہ اسکا باقی کا سارا خاندان ہندو تھا تب بھی وہ اپنے عیسائی ہونے کے بعد اپنے لوگوں میں رہا ہر مسیحی جلسوں اور بندگیوں میں بلاناغہ شریک ہوتا تھا۔ ۲ جون کو جبکہ سلطان ونڈ اور بیاس کے مسیحی ڈاکٹر جوئل صاحب کی شادی کے موقع پر آئے ہوئے تھے۔ بابا روپا سنگھ نے سب کے سامنے کھڑے ہوکر کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہی کہ میں اب اس دُنیا کو چھوڑ دونگا۔ سب کے ساتھ الوداعی سلام کیا اور کہا کہ میں اسی مہینہ میں مر جاؤنگا ۱۵ جون گذشتہ کو اس دنیائے فانی سے کوچ کر گیا۔ اسکے مرنے سے پہلے جب حاضرین نے اسکے ایمان کی بابت اس سے استفسار کیا تو جواب دیا کہ میں آسمان پر خداوند مسیح کی گود میں جاتا ہوں +

ریڈنگ رُوم

کچھ مدت سے مس بارسلی صاحبہ کے دل میں خیال تھا کہ وہ اس جگہہ ایک ایسا ریڈنگ روم کھولیں جو جنڈیالہ کے لوگوں کی بہتری کا باعث ہو۔ اور اس سے خداوند کا جلال ہو۔ اور کہ مسیحی لوگوں کا غیر لوگوں کے ساتھ تعلق بڑھ جاوے +

۱۰ جنوری سنہ حال کو اُنکی یہہ دلی آرزو برآئی ریڈنگ روم کے کھولے جانے پر جناب پادری کلارک صاحب۔ ڈاکٹر کلارک صاحب اور بابو رلا رام صاحب امرتسر سے تشریف لائے یہاں کی مس صاحبوں کے علاوہ سب مسیحی اور شہر کے بہت سے لوگ حاضر تھے۔ بابو رلا رام صاحب نے ایک پُر تاثیر لکچر دیکر بیان کیا کہ ریڈنگ روم کے کھولے جانے کا مطلب کیا ہی +

بڑے شکر کی بات ہی کہ ریڈنگ روم اپنے شروع سے روز بروز ترقی پر ہی۔ اور ایسے ریڈنگ روم کا ہونا جنڈیالہ کے لئے بڑی برکت ہی۔ یہاں کے لوگ بھی اسکو اپنا فخر خیال

کرتے ہیں۔ اور اس سے کئی قسم کی برکتیں حاصل کرتے ہیں +

دینی دُنیاوی کتابیں۔ اخبارات اور کھیلیں ہر وقت موجود ہیں + (باقی آئندہ)

راقم ایک ناروالیہ

محمدی بھائیوں سے اُنکے خدا کے مجسم ہونیکی بابت چند سوال

> محمدیوں کے خدا کے دو ہاتھ ہیں۔

سورۃ صٓ ۵ رکوع ۵-۷۵-آیت میں لکھا ہے کہ "خدا نے فرمایا اے ابلیس تجھے اُس چیز کو سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا" (یعنی آدم کو) +

> محمد صاحب نے اپنے سر کی ظاہری آنکھوں سے دیکھا کہ اُنکے خدا کی بھی صورت ہے اور کہ خدا کے ہاتھ سے محمد صاحب کی پیٹھ کو چھوا +

کتاب تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا جلد دویم باب المعراج صفحہ ۱۸ میں لکھا ہے۔ "حدیث شریف میں وارد ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے اللہ کو اچھی صورت میں اور مجھ سے حق تعالیٰ نے پوچھا۔ کس بات میں ملایک ملاء اعلیٰ کے جھگڑتے ہیں۔ میں نے کہا الٰہی تو عالم ہے۔ سو رکھی اللہ تعالیٰ نے ہتھیلی اپنی درمیان دونوں شانوں میرے کے کہ پایا میں نے اثر رحمت و راحت کا درمیان دونوں پستان اپنی کے۔ پھر جو کچھ آسمان و زمین میں تھا سب مجھ پر کھل گیا" +

> محمدیوں کے خدا کی پنڈلی بھی ہے۔

سورۃ القلم ۲ رکوع ۴۲-آیت میں لکھا ہے کہ "جس دن کھولی جاوے پنڈلی اور بلائے جاویں سجدہ کو پھر نہ کر سکیں"۔ حضرت شاہ عبد القادر صاحب دہلوی اسکی تفسیر موضح القرآن میں یوں لکھتے ہیں کہ۔ "حشر کے دن ہر امت جسکو پوجتی تھی اُسکے ساتھ جاویگی مسلمان کھڑے رہ جاوینگے۔ پروردگار آویگا جس صورت میں نہ پہچانینگے۔ فرماویگا میں تمہارا رب ہوں۔ میرے ساتھ آؤ۔ کہینگے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے۔ فرماویگا کچھ اُسکا نشان جانتے ہو۔ کہینگے جانتے ہیں پھر ظاہر ہوگا اُنکی پہچان کے موافق۔ اور پنڈلی کھولیگا تو سجدہ میں گرینگے۔ جو سچی نیت سے سجدہ نہ کرتا تھا اُسکی پیٹھ نہ مڑیگی اُلٹا گریگا" +

مظاہر حق جلد چہارم باب الحشر صفحہ ۴۰۰ میں لکھا ہے "اور روایت ہے ابو سعید سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کھولیگا رب ہمارا پنڈلی اپنی پس سجدہ کریگا اُسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت" +

نیز دیکھو تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار صفحہ ۲۲۴ و ۲۲۴-حدیث نمبر ۱۷۸۳ +

> محمدیوں کے خدا کے پاؤں بھی ہیں۔ اور وہ دوزخ میں بھی جائیگا +

سورۃ قٓ کی ۲۹-آیت میں لکھا ہے "اور اے محمد یاد کر اُس دن کو جب ہم کہینگے۔ یعنی حق تعالیٰ فرمائیگا دوزخ کو کہ کیا تو بھر گئی یعنی میں نے تجھسے وعدہ کیا تھا کہ کافر آدمی اور جنوں سے تجھکو بھر دونگا تو بھری کہ نہیں اور کہیگی دوزخ کہ کیا زیادتی ہے؟ یعنی دوزخ نہ بھریگی یعنی یہانتک کہ حضرت جبار اُسمیں اپنا قدم رکھدیگا۔ تب دوزخ کہیگی کہ بس بس" ؎

آں قدم حق را بود کو را کشد
غیر حق کو کو کمان او کشد

دیکھو تفسیر قادری اُردو ترجمہ تفسیر حسینی جلد دویم۔ صفحہ ۳۶۲۴ +

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار صفحہ ۱۲۲ حدیث نمبر ۵۵۷ میں لکھا ہے کہ "بخاری اور مسلم میں انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ کہتی ہے کچھ اور بھی زیادہ ہے۔ یہانتک کہ عزت والا پروردگار اُسمیں اپنا قدم رکھیگا تو دوزخ کہیگی کہ بس بس۔ تیری عزت کی قسم۔ پھر سمٹ جاویگی" +

> محمدیوں کا خدا عرش سے اُتر کر چلتا پھرتا بھی ہے۔

تحفۃ الاخیار ترجمہ اُردو مشارق الانوار صفحہ ۲۷۰ حدیث نمبر ۱۶۲۷ میں لکھا ہے۔ "بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اُترتا ہے رب ہمارا ہر رات کو پہلے آسمان تک جبکہ پچھلی تہائی رات باقی رہتی ہے۔ تو فرماتا ہے کہ کون مجھے دعا مانگتا ہے تاکہ میں اُسکی دُعا قبول کروں۔ کون مجھے سوال کرتا ہے تاکہ میں اُسکو دوں۔ کون مجھسے گناہ بخشواتا ہے کہ میں اُسکے گناہ بخشوں" +

سوال (۱) جادوگر۔ تماشبینوں کی آنکھوں کے سامنے سے عجیب عجیب خیالی صورتیں گذران دیتے ہیں اور وہ صورتیں اصلیت کچھ نہیں رکھتیں۔ محمد صاحب جب اپنے خدا اور بہشت کی حور وغیرہ کے بابت بت پرست قریشیوں کو غیب کی باتیں سُناتے تھے۔ تو وے کہتے تھے یہہ ظاہر جادو ہے +

اب ہمارے محمدی بھائی صاحبان مہربانی کرکے بتاویں کہ اُنکا خدا سچ مچ مجسم ہے یا کہ وے بھی کافر قریشیوں کے ساتھ متفق ہوکر مرقومہ بالا باتوں کو ان ھذا الا سحر مبین مانتے ہیں؟ +

سوال (۲) اگر اُنکا خدا سچ مچ مجسم ہے تو کسطرح سے مجسم ہے آیا (ا) واحد خدا کا ایک اقنوم (حصہ) جسم ہے اور دوسرا اقنوم روح یا (ب) جسم مخلوق ہے اور خدا اسمیں روح ہے؟ +

سوال (۳) محمدیوں کا خدا کس صورت میں مجسم ہے آیا اشرف المخلوقات انسان کی صورت میں جسکو اُسنے اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اور اپنا خلیفہ بنایا۔ یا کسی اور صورت میں؟ +

سوال (۴) سورۃ سجدہ کی ۱۳-آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ محمدیوں کے خدا نے جب دوزخ کو پیدا کیا تھا تو اُسکے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ تجھکو کافر جنوں اور آدمیوں سے بھر دونگا۔ لیکن سورۃ قٓ کی ۲۹-آیت اور تحفۃ الاخیار

کی ، ۵ ۵ حدیث کی پیشینگوئی سے واضح ہوتا ہی کہ یہہ وعدہ وفا نہیں ہو سکیگا۔ وجہہ یہہ کہ جب خدا نے دوزخ کو بنایا تھا تو اُسکو اتنا کشادہ بنایا تھا کہ جسمیں ہر قسم کے گنہگار محمدیوں کیواسطے سزایاب ہونے کو جگہہ تھی۔ لیکن مظاہر حق جلد چہارم صفحہ ۱۴۶ و ۱۴۷ باب الحوض والشفاعة میں جو حدیث انس سے روایت ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ جن محمدیوں کو خدا نے اُنکے اعمال کے سبب سے دوزخی خیال کیا تھا۔ وے محمد صاحب کی شفاعت کیوقت ایمان کے سبب سے بہشتی ثابت ہونگے۔ اس سبب سے دوزخ بھوکھی رہ جائیگی اور قیامت کے دن خدا سے وعدہ وفائی چاہیگی۔ لیکن چونکہ خدا کے پاس اسکا پیٹ بھرنے کیواسطے کچھ نہیں ہوگا اسلئے عدل و انصاف کے روسے محمدیوں کا خدا آپ اپنا قدم اُسمیں رکھیگا تب دوزخ کہیگی کہ بس بس۔

اب ہمارے محمدی بھائی صاحبان یہہ بتاویں کہ اُنکا خدا جو قیامت کے دن مجسم ہو کر دوزخ میں قدم رکھیگا آیا (۱) محمدیوں کے گناہوں کا کفارہ ہوگا یا (ب) محمد صاحب کی بیجا شفاعتوں کو قبول کرنیکے سبب سے خود گنہگار بن جائیگا۔ اور اپنے اس گنہہ کی سزا پانے کے لئے اُسکو دوزخ میں قدم رنجہ فرمانا پڑیگا۔

سوال (۵) چونکہ خدا کا وعدہ دوزخ کو کافر آدمیوں۔ جنوں۔ شیطانوں سے پر کرنیکا ہی ہمارے محمدی صاحبان یہہ بھی بتادیں کہ اُنکا خدا دوزخ میں قدم رکھتے وقت انہیں صورتوں میں سے کوئی صورت اختیار کریگا یا کسی پاک فرشتہ یا مومن مسلمان کی صورت بنکر دوزخ میں جائیگا۔

پوچھنے والا
ب۔ صالح

نیک کام

تب پطرس نے زبان کھولکر کہا اب مجھے یقین ہوا کہ خدا ظاہر پر نظر نہیں کرتا۔ بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا اسکو پسند آتا ہی۔ اعمال ۱۰-۳۴-۳۵

ان دنوں بیماری بخار نے اس علاقہ ڈیرہ نانک میں وہ آفت ڈھا رکھی ہی کہ نوبہ قریب دو مہینے ہوگئے کہ خلق خدا اس مصیبت میں گرفتار ہی۔ اب اُسکا نتیجہ ہیضہ سے بڑھکر ہو رہا ہی۔ اب نئے بیمار تو کم ہیں۔ مگر پہلے بیمار شدہ موت کے منہہ میں جارہے ہیں۔ اموات بہت زیادہ ہیں چنانچہ چھٹی تاریخ ماہ حال سے ۱۰ ماہ رواں تک ۵ دنمیں ۵۴ موت درج رجسٹر ہوئیں۔ جنمیں ۲۵ بچے باقی جوان بچوں پر بہت مصیبت ہی۔ ہندو لوگ جو بڑے خیراتی ہیں وہ آجکل سرادھوں میں اپنی خیرات برباد کرتے ہیں۔ اُن موٹے مشٹنڈوں برہمنوں کو کھلاتے ہیں جو کسیطرح خیرات کے مستحق نہیں ہوسکتے۔ لیکن غریب ناچار بیماروں کو ایک پائی دینا اُنکو ناگوار گذرتا ہی۔ بلکہ ایسے متمول خود کونین مانگ کر کھاتے ہیں۔

خیراتی شفاخانہ سرکار کیطرف سے تو ڈیرہ نانک میں ہی۔ مگر وہ اس طوفان میں کیا کام دیسکتا ہی۔ اور پھر جہاں کہ غریب بیماروں کے حال پر چنداں توجہہ نہ کیجائے بفرض اگر توجہہ بھی ہو۔ تو اسقدر دوائی کہاں سے ملے وہاں تو سال بھر کے واسطے ایک دفعہ دوائی آئی ہوئی وہ سو بیمار یک انار کی مثال۔ اس موقعہ پر ہماری میونسپل کمیٹی ڈیرہ نانک نے نہایت فیاضی کا کام کیا جب دیکھا کہ ہسپتال سے کام پورا نہیں ہٹ سکتا اور بیماری کا زور اور مریضوں کا شور سر بفلک ہی تو چالیس روپیہ کی دوائی منگوا کر گھر گھر شہر میں تقسیم کروانی شروع کردی۔ اور اسکے واسطے گنڈا رام کمپونڈر کو جو کہ اپنے کام ڈاکٹری میں لایق اور تجربہ کار ہی اس کام پر مقرر فرمایا۔ جو دن بھر پھر کر ایک گھر میں دوائی تقسیم کرتا ہی۔ اور کام بھی ہر دلعزیزی اور شرافت سے کرتا ہی۔

(۱) اس موقع پر اس نیک کام کے واسطے پریزیڈنٹ اور وایس پریزیڈنٹ نہایت شکریہ کے لایق ہیں جنہوں نے نہایت تندہی سے اس کام میں سرگرمی دکھلائی۔ (۲) اور دیہات میں ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے ایک ایک پونڈ کونین ہر ایک ذیلدار کے پاس برائے تقسیم بھیجی گئی یہہ بھی باعث مشکوری ہی۔ (۳) وہ بھی بجا طور بھی شکریہ کے قابل ہیں کہ جنہوں نے کونین اس علاقہ کے دیہات میں تقسیم کرنیکو بھیجی۔ یا نقد قیمت برائے ادویات ارسال فرمائی جو خرید کر تقسیم کی گئی۔ خداوند کریم جزائے خیر دے۔ اب بیماری بہت تخفیف پر ہی۔ ان ادویات سے بیماروں کو پورا پورا فایدہ حاصل ہوا۔

آٹھ تاریخ کے ٹربیون میں یہاں کے ڈاکٹر کی نسبت جو کچھ لکھا ہی وہ تحریر بالکل مبالغہ آمیز ہی۔

راقم سچا مخبر

وبائے سنہ ۹۰ اور ہم

(جناب ایڈیٹر صاحب:۔

تسلیم۔ براہ مہربانی ذیل کی چند سطور کو اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیں تو عین نوازش ہی۔ وہو ہذا)۔

اے غارتگر کون تجھسے واقف نہیں۔ کسکو تو نے آٹھ آٹھ آنسوں نہیں رولایا۔ کون تیری ہیبت صورت سے نہیں ڈرتا۔ آباد گھروں کو ویران کر دینا تیرا ہی شیوہ ہی تو نے ہزاروں نونہالان چمن کو کفن پوش کر دیا۔ اور لاکھوں کی اُمیدیں خاک میں ملا ڈالیں۔ اے منحوس وبا ذرا یہہ تو بتا۔ کہ تجھے نیکی کے ساتھ کون یاد کرتا ہی۔ اخباروں میں تیرا حلیہ۔ رسالوں میں تیری ہجو۔ شفاخانوں میں تیرا اودیا

کون گھر ہوگا جہاں تیرا قدم نہیں پڑا۔ اور تجھ پھٹکارسوں کی بوچھار نہیں ہوئی۔ لیکن تو ایسی ڈھیٹ ہی کہ ذرا شرم نہیں کرتی۔ اے کمبخت تونے لاکھوں نوجوانوں کو خاک میں ملا ڈالا۔ اور ہزاروں ماؤں کی گود کو عمر بھر کے لئے خالی کردیا اور سیکڑوں نوعروسوں کے زیور اتروا ڈالے۔ وہ گورے گورے چہرے جنپر نور برستا تھا۔ تیرے منحوس قدم نے انکو پژمردہ کردیا۔ امیر و غریب۔ برتاؤ ہیر تیرے آگے کچھ نہیں۔ تو کسیکا پاس و لحاظ نہیں کرتی ؛

آؤ ذرا اور آگے بڑھیں (غور سے) ذرا دیکھو تو یہی یہہ بلک بلک کر کون روتا ہی۔ آؤ ہم بتائیں۔ یہہ وہ یتیم بچہ ہی جسکے والدین نے کل گور غریباں کی راہ لی۔ وہ میت کے پیچھے کون ٹھوکریں کھاتی جارہی ہی۔ یہہ وہ مصیبت زدہ ماں ہی۔ جسکا ایک ہی عزیز بچہ لقمۂ اجل ہوگیا۔ اور ہزاروں تمنائیں خاک میں مل گئیں۔ چاہتی ہی کہ اب تھوڑی دیر اور اپنے لخت جگر کا ساتھ دے۔ وہ مرگھٹ کے کنارے کون کھلی رو رہی ہی۔ یہہ ایک پانزدہ سالہ نوعروس ہی جسکا عزیز دولہا اس بیچاری کو ہندوؤں کی پرانی رسوم میں قید کرکے ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دیگیا۔ اے وبا یہہ سب تیری ہی کارستانیاں ہیں۔ اور سُنئے غریبوں کی حالت تو قابل رحم ہی۔ ایک بیماری دوسرے فاقہ کشی میں گرفتار۔ جو کچھ برائے نام پاس تھا۔ سو نیم حکیموں اور عطّاروں نے لوٹ لیا۔ حکیم کیا اسوقت جالینوس کے چچا بنے بیٹھے ہیں۔ کیا مجال کہ بغیر نذرانہ دہلیز سے پاؤں اُٹھائیں۔ جن کمبختوں نے پیسے کے نام کبھی کوڑی نہیں دیکھی روپیوں میں کھیل رہے ہیں ؛

اے وبائی عطّارو تم پر افسوس۔ تمہاری کرتوتیں بھی قیامت تک یاد رہینگی۔ تمنے ایک ایک پیسہ کی بوسیدہ دوائیں روپیوں سے فروخت کیں۔ اے ظالمو تمہارا دوسرا ظلم بھی جہنم دیدہی۔ یعنی ایک ہی بوتل سے ہزاروں نام کے شربت فروخت کرتے ہو۔ بھلا آپ ہی انصاف کریں۔ یہہ بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہی ؛

اسوقت غریبوں اور خاصکر دیہاتی عیسائیوں کیحالت تو قابل رحم ہی۔ ہم بھی مسٹر وارث الدین کے ساتھ ہم آواز ہیں۔ کہ ہمدردی اور امداد کا یہی موقع ہی۔ اُمید کرتے ہیں کہ یو۔ پی۔ مشن سیالکوٹ و ناروال کے معزز مشنری صاحبان اپنے اپنے علاقوں کا بندوبست کرینگے۔ تاکہ غریب مسیحی نیم حکیموں اور عطّاروں سے مخلصی پائیں ؛

کیا ہی اچھا ہو۔ جو کونین وغیرہ دیہاتی مناّدوں کو دیجاوے۔ تاکہ اپنے اپنے علاقوں میں تقسیم کریں ؛

اس موقع پر ہم یہہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ پادری ہال نثار علی صاحب ساکن مرالی ضلع سیالکوٹ کی ہمت قابل تعریف ہی۔ جو اپنے خاص خرچ سے انگریزی اور یونانی دوائیں مصیبت زدوں کو مفت تقسیم کررہے ہیں جس سے سیکڑوں مریض شفایاب ہوئے۔ اور خاصکر اپنی بیماری میں بھی اس کار ثواب کو پورا کرتے رہے۔ خدا انہیں نیک جزا دے ؛

آخر میں ہماری دُعا ہی۔ کہ خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم کرے۔ اور اس وبائے مہلک سے نجات دے بوسیلۂ خداوند مسیح۔ آمین ؛

راقم بندہ لگومل طالب علم تونار ضلع سیالکوٹ

ایک الوداعی جلسہ

مس ای۔ ایس۔ پیٹرسن صاحبہ پنجاب کے چرچ اوف سکاٹ لینڈ فیمیل مشن کے متعلق پہلی مشنری لیڈی تھیں جو کہ گجرات میں تعینات کی گئی تھیں۔ مس صاحبہ موصوفہ پادری بزرگ پیٹرسن صاحب کی جو کہ عرصہ تک سیالکوٹ اور گجرات میں خداوند کا کام کرتے رہے بیٹی۔ اور پادری آر۔ ایم پیٹرسن صاحب موجودہ مشنری گجرات کی ہمشیرہ ہیں۔ مس صاحبہ موصوفہ کو بیماری کیوجہ اور ڈاکٹر کی ہدایت سے ولایت جانا پڑا۔ خداوند کا کام کرنے کے لئے وے بہت سرگرم تھیں۔ اُنہوں نے دو برس کے قلیل عرصہ میں اُردو میں اسقدر مہارت پیدا کرلی کہ وے اسمیں بخوبی گفتگو کرسکتیں تھیں۔ اور خداوند کا کام سکول زنانہ اور عیسائیوں کے گھروں میں بڑے شوق سے کرتی تھیں۔ یہاں کے لوگوں کو زیادہ تر اسلئے افسوس ہی کہ اُنکے پھر آنیکی اُمید نہیں۔ دوم ماہ حال کو کلیسیا کی طرف سے ایک الوداعی جلسہ ہوا جسمیں خورد و کلاں خدا کا نام لینے والے کچھ اوپر چالیس تھے۔ پہلے ایک ایڈریس پڑھا گیا۔ پھر بطور یادگار کے گجرات کے کوفت کے کام کا ایک ڈبہ اور جلالپور کے پشمینہ کے کام کی ایک چادر دیگئی۔ خداوند کریم اُنکو صحیح و سلامت منزل مقصود تک پہنچاوے اور جلد صحت عطا فرماوے ؛

راقم ج۔ د۔ از گجرات

گجرات پنجاب میں وبائی بخار

گجرات میں عرصہ دوماہ سے بخار کی وہ شدت ہی کہ الامان۔ اُمید نہیں کہ کسی گھر میں کوئی شخص ایسا بچا ہو کہ جسے کم از کم دو چار دن بھی بخار نہ آیا ہو۔ بعض شخصوں کا تو یہہ حال ہی کہ جب سے بخار اُنپر قابض ہوا ہی چھوڑا ہی نہیں۔ بہت سے گھر ایسے بھی ہیں کہ جنہیں صرف کئی کئی دن تک ہی نہیں بلکہ ہفتوں تک کوئی شخص اس قابل نہیں ہوا کہ بازار یا شفاخانہ سے جاکر اپنے بیماروں کے لئے دوا تک لے آوے۔ دوا دارو کا یہہ حال ہی کہ جن دواؤں سے اور موقعوں پر فوراً آرام ہوجاتا تھا وے بھی اس ظالم بخار کے مقابلہ میں بے سود نظر آتی ہیں۔ گجرات ایک چھوٹا سا قصبہ ہی تاہم مریضوں کی روزانہ تعداد شفاخانہ میں تین سو کے لگ بھگ رہتی ہی۔ علاوہ اسکے شیخ فضل الدین صاحب سابق قایم مقام سول سرجن

کے حسن انتظام سے اُن لوگوں کو جنہیں شفاخانہ جاکر دوا لینکی طاقت نہیں ڈاکٹر اور کمپونڈر گھر گھر جاکر دوا دیتے رہے ہیں اُنکی روزانہ تعداد بھی قریب تین سو ہی رہی ہی۔ بہت سے خدا ترسوں نے شہر میں کونین کی شیشیوں کی شیشیں غریب مریضوں کو مفت تقسیم کردیں ہیں۔ پادری پیٹرسن صاحب نے پہاڑ سے آتے ہی گھر گھر جاکر غریب بیماروں کو دوا بانٹنا شروع کردیا۔ جو ازحد افلاس زدہ تھے اُنہیں علاوہ دوا کے سوڈا واٹر وغیرہ بھی اپنی جیب خاص سے دیتے رہے ✚

اب نیم حکیموں اور عطاروں کی طرف ذرا غور فرماویں۔ اول تو وے خود ہی اس تپ کے شکار ہورہے ہیں۔ تاہم روپیہ کو آتا دیکھکر دوکانیں کھولکر جا ہی بیٹھتے ہیں۔ گلی کوچے میں عطاروں ہی کی دُکانیں نظر آتی ہیں یہہ سال اُنکی قسمت کے لئے ایسا چڑھا کہ اسنے انکے برسوں کے پُرانے شربتوں کی بکری سے انہیں آدمی بنادیا ہی۔ جب انکے یہاں کسی قسم کا شربت ختم ہوجاتا ہی اور بنانے کی فرصت اور تاب نہیں ہوتی تو ایک ہی بوتل میں سے کسی قسم کا شربت چاہو نکلنے لگتا ہی اور اسکی قیمت بھی اسقدر گراں ہوجاتی ہی کہ اصلی قیمت کے چوگنے تک پہنچ جاتی ہی۔ بہت سے لوگ انگریزی اور دیسی علاج کو سود مند نہ پاکر ٹونوں ٹوٹکوں اور گنڈے تعویزوں کو کام میں لائے۔ مگر یہہ بخار ایسا بھوت بنکر بیٹھا ہی کہ یہہ سب ہی لاحاصل ٹھہرے ✚

پھر ایسے لوگوں کی معاش کا خیال خدا ترسوں کے دلوں میں آیا جنکی وجہ معاش روزانہ محنت پر تھی۔ اور جو کہ عرصہ سے تپ میں مبتلا ہیں لہذا اُنکی معاش کا کوئی ذریعہ نہیں ہی اِس نیک کام کے لئے مبلغ چھہ سو تیس روپیہ چندہ ہوا جس سے شہر کے غریبوں کی دو ہفتہ تک پرورش ہوئی اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ پادری پیٹرسن صاحب مقرر ہوئے اُنہوں نے غریب مریضوں کے گھر گھر جاکر مصیبت زدہ لوگوں کو مدد دینے کے کام کو بخوبی انجام دیا۔ افسوس ہی کہ کثرت کام کی وجہہ سے وے بیمار ہوگئے اور ڈاکٹر کی ہدایت سے اُنہیں پہاڑ تشریف لیجانا پڑا ✚

اب سرکار نے تین ہزار روپیہ مصیبت زدہ غریبوں کی خوراک کے لئے منظور فرمایا ہی اور بشرط ضرورت اور دینے عطا فرمانیکا اقرار بھی کیا ہی ✚

ماہ اگست میں بیماری تو ضرور شدت سے تھی مگر موت کے واقعات بہت کم تھے۔ ادھر ستمبر کی یکم تاریخ آئی ادھر کثرت اموات شروع ہوئی حتی کہ اس اُنیس ہزار آدمی کی آبادی کے چھوٹے سے قصبہ میں ۳۰ ستمبر کو تعداد اموات پچاس تھی۔ ماہ ستمبر میں کل اموات چھہ سو پچانوے ہوئیں اور اکتوبر کے اول پندرہ یوم میں قریب چار سو پچاس موتیں وقوع میں آئیں۔ شکر ہی خداوند کریم کا کہ اب بیماری تخفیف پر ہی اور تعداد اموات بھی کم ہوتی جاتی ہی ✚

راقم ج۔ د۔ از گجرات

واقعات اُور ایس

اخبار عام ناقل ہی کہ مقدمہ اخبار ٹریبیون میں مالک و ایڈیٹر کیطرف سے جو اپیل دایر کیا گیا ہی اُس کی سماعت ۲۹۔ اکتوبر کو عدالت ڈویزنل جج لاہور میں ہوگی۔ اب یہہ سُنا ہی کہ مسٹر واربرٹن کیطرف سے اپیل دایر کی گئی ہی اور اسکی سماعت بھی وہی ڈویزنل عدالت کریگی۔ اِس اپیل میں مسٹر واربرٹن کیطرف سے بیان کیا گیا ہی کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کا یہہ فیصلہ غلط ہی کہ ٹریبیون نے جو مزیل حیثیت مضامین واربرٹن صاحب کی نسبت شایع کئے ہیں وہ درست ہیں۔ اور التجا کی گئی ہی کہ یا تو ملزموں کو واجب سزائے قید دیجائے ورنہ اس فیصلہ کو مسترد کرکے مقدمہ از سرنو جاری کرنیکی اجازت دیجائے۔

علاوہ ازیں مسٹر واربرٹن کیطرف سے بابو سیتلا کانت ایڈیٹر اخبار کو ایک اور نوٹس دیا گیا ہی کہ کلکتہ کے اخبار میں جو مضمون اُنکے نام سے شایع ہوا ہی کیا وہ انہیں کا لکھا ہوا ہی۔ اور چونکہ اس نوٹس کا جواب بابو سیتلا کانت نے ابتک نہیں دیا۔ لہذا ایک اور استغاثہ اسکی بابت دایر کیا جائیگا۔ مسٹر واربرٹن صاحب ۲۴ تاریخ کو لاہور سے روانہ سیالکوٹ ہوئے جہاں کے آپ اعلیٰ افسر پولیس مقرر کئے گئے ہیں اور ۲۸ تاریخ کو شاید رخصت پر پھر لاہور میں آوینگے کہ مسٹر بوکینن پر جو مقدمہ دایر کیا ہی اس کی پیروی کریں ✚

مخزن مسیحی سوال کرتا ہی کہ ”کیا مسیحیوں کو مناسب ہی کہ غیر قوموں کے مجمعوں اور میلوں میں بطور سیر کے جائیں؟“ مسیحی مذہب کے مطابق یہہ جواب ہوگا کہ ہرگز مناسب نہیں کہ کوئی مسیحی مرد یا عورت کسی غیر قوموں کے میلے میں صرف بطور سیر کے جائے۔ اگر کوئی جاے تو لازم ہی کہ موقع پاکر خدا کے لئے وہاں کچھ کام کرے۔ لیکن افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہی کہ بہت مسیحی نہ صرف مرد بلکہ عورتیں غیر اقوام کے میلوں میں صرف سیر و تماشے کی غرض سے جاتے دیکھے ہیں۔ رومیوں کے عہد میں جب تماشہ گاہ میں خونریزیاں اور بیرحمیاں ہوتی تھیں ایک مرتبہ ایک مسیحی تماشہ گاہ میں جا کھڑا ہوا اور حاضرین کو انجیل کی منادی سے حیران اور دنگ کردیا ✚

پیرس میں مس ڈی بروئن جو خدا کے کام میں نہایت سرگرم ہیں اکثر تھیٹروں اور تماشہ گاہوں میں جاتی ہیں اور اگرچہ بہت شور و غل ہوتا ہی پر وہ موقع پاکر مسیح کی بابت لوگوں سے باتیں کرتی ہیں۔ اور انجیل کی خوشخبری سناتی ہیں ✚

لنڈن کے جیلخانہ ہالوے میں ایک نوجوان جسکی عمر چوبیس برس کی تھی خودکشی کا ارادہ کرکے لنڈن کے پُل پر سے دریا میں کودا مگر ملاحوں کی کوشش سے بچگیا

علاج اُسکو گھسیٹ کر کشتی پر لے گئے مگر وہ اُنسے چھوڑا کر بھاگا
اور دریا میں کود پڑا - جب پھر نکالا گیا تو اُسکی حالت بالکل
ردی تھی ہسپتال میں ڈاکٹر کے علاج معالجہ سے پاؤ گھنٹہ
کے بعد اُسکو ہوش آیا مگر جب جیل کے پادری صاحب کے
پاس بھیجا گیا تو اُسنے رات کو ہاتھ مُنہہ دھونے کا آفتابہ
چارپائی کے نیچے چھپا لیا - اُسمیں صرف تین پائنٹ پانی
تھا رات کو موقع پاکر مُنہہ پانی میں ڈالا اور جبتک دم
نہ نکلا سر نہ اوٹھایا - یہہ آدمی خودکشی کا عجیب دلدادہ
تھا کہ بغیر جان دیئے نہ رہا ✦

مہر نیمروز بحوالہ کشف الاخبار و مخبر صادق لکھتا ہی
کہ چند اشخاص نے ایک مجلس مولودخوانی کر رکھی ہی (معلوم نہیں
کس شہر میں) بس جس مقام پر لوگ اپنی محفل گرم کرتے ہیں
وہاں ایک قیامت برپا ہو جاتی ہی - سامعین تڑپ تڑپ
اُٹھتے ہیں - آدمی تو آدمی حیوان تک اثر سے خالی نہیں
رہتے - چنانچہ ایک بیل اُنکی سوزخوانی سے ایسا متاثر ہوا ہی
کہ جس مقام پر یہہ جاکر مولودخوانی کرتے ہیں وہ بیل بھی رسّی
توڑا کر وہیں پہنچ جاتا ہی - اور خواہ کچھ ہی کرو وہ کسیطرح
بھی وہاں سے نہیں ٹلتا - چند روز ہوئے لاہور میں
بھی ایک سانڈ کا ذکر سُنا تھا جو ہندوؤں کی کتھا سننے
کا بڑا مشتاق تھا اور جہاں کتھا ہوتی تھی پہنچا رہتا تھا -
مولود اور کتھا کے سننے کے بیل اور سانڈ بڑے شائق ہیں ! ✦

امریکہ سے ایک اولوالعزم سیاح روئے
زمین کے دورہ کو روانہ ہوا ہی - اُسنے شرط باندھی
ہی کہ وہ اس سفر کو ۴۵ روز میں پورا کرکے جہاں سے
چلا ہی وہیں آن پہنچیگا - فاصلہ اکیس ہزار میل سے زیادہ
ہی - راستہ میں کہیں ریل ہی - کہیں جہاز ہی - کہیں شاید اور
کوئی سواری ہی - اس سے پہلے سب سے تیز سفر روئے
زمین کا ۷۵ روز میں پورا کیا گیا تھا - اخبار عام لکھتا
ہی کہ امریکہ کے لوگ واقعی ہر امر میں بلا کے پرکالے ہیں
نہ فقط عجیب ایجادوں میں ہی وہ تمام قوموں سے
بڑھے ہوئے ہیں - بلکہ بہادری اور اولوالعزمی میں بھی
اُن لوگوں کا ثانی نظر نہیں آتا - حال ہی ایک شخص ڈالٹن
نامی نے ۱۴ گھنٹے میں بحیرہ انگلش چینل کو پیٹھ کے بل تیر
کر عبور کیا ✦

اخبار دوربین لکھتا ہی کہ انفلوانیزا پھر دورہ
کرتا ہوا آتا ہی - یہہ وبا جسکی آمد آمد سب سے پہلے روس
میں ہوئی تھی اور پھر وہاں سے دور دور تک کے ملکوں
اور شہروں میں جا پہنچی تھی - اب دوبارہ لنڈن میں نمودار
ہوئی ہی - گو ابھی تک وہ مریض ٹھیک ٹھیک تو انفلوانیزا
میں گرفتار نہیں ہوئے تاہم تمام علامتیں جو پچھلے سال
اس مرض کی دیکھی گئی تھیں پائی جاتی ہیں - ہندوالوں
کو بھی پہلے ہی سے تیار رہنا چاہئے ✦

جودھپور - مارواڑ - قصبہ پالی میں ایک خرادی راہ
چلتا ہوا ٹھوکر کھا کر گر پڑا - اور فوراً دم نکل گیا - بمقام شیرگڑھ
ہندی پاٹ شالہ کا ایک طالب علم کسی امر پر ناراض ہوکر
اپنے گلے میں پھانسی لگا کر مر گیا - گذشتہ منگل کے روز
ایک شخص قوم چاکر کو موضع رامپورہ کے جنگل میں پھانسی
دیگئی جسنے دو مہینے گذرے ایک عورت اور ایک چمار کو
مار ڈالا تھا - پھانسی لگانے کی جگہہ جب اسکو لے گئے تو اُسکا
چہرہ بشاش معلوم ہوتا تھا اور پھانسی کا رسّہ اپنے ہاتھ
سے گلے میں ڈالکر لٹک گیا ✦

مہر نیمروز لکھتا ہی کہ ریاست جیپور کی اکثر شکایتیں
ہمارے کان میں پہنچی ہیں اور وہاں کی بدنظمی کی آوازیں
ہم نے سنیں - جسپر ہم نے کچھ لکھا بھی تھا - مگر حال کی
خبریں جو آرہی ہیں وہ بہت خوفناک ہیں - ہم نے سُنا
ہی کہ ایک عرصہ سے زہر دینے والے پیشہ ور وہاں بہت
ہوتے جاتے ہیں - اگر یہہ خبر صحیح ہی تو ہم کہہ سکتے ہیں
کہ اس شائستہ ریاست میں اس قسم کے لوگوں کا رہنا کمال
موجب نقصان ہی اور ہر شخص کہہ سکتا ہی کہ اس ریاست کا
انتظام قابل اطمینان نہیں ہی ✦

فی زمانہ ٹیلیفون ایک عجیب الہ ایجاد ہوا ہی
پیرس اور مارسیلیز کے درمیان ۵۶۲ میل کا فاصلہ
ہی اور آدمی دونوں شہروں کے آپسمیں باتیں کرتے
ہیں - نیویارک اور شکاگو کے درمیان قریب ۱۰۰۰ میل
کا فاصلہ ہی اور باوجود اسقدر دوری کے باہم گفتگو ہوتی
ہی - اور ایک دوسرے کی آواز کان میں پہنچتی ہی ✦

جاپان میں فی الحال ۲۸ مشنری سوسائٹیوں
کیطرف سے کام جاری ہی - قریب ایک ہزار خدمت
گذار کام کرتے ہیں - سنڈے سکولوں کا شمار ۶۹۲ ہی جنمیں
۴۳,۱۶۳ طلبا حاضر ہوتے ہیں - کل بیبل کا ترجمہ جاپانی
زبان میں ہو گیا ہی ✦

افریکہ میں ۳۵ سوسائٹیوں کیطرف سے کام ہوتا
ہی - دس مشنری سوسائٹیاں امریکن ہیں - بارہ برٹش
اور تیرہ کانٹیننٹل - پادریوں کا شمار ۷۰۰ - وطنی مناد
۷۰۰۰ - شریک عشا ۵,۰۰۰ ,۱۷ - مسیحی جماعت ۸۰۰,۰۰۰ ✦

خبر آئی ہی کہ نواب صاحب کیمبے دو سال کیواسطے
اختیارات ریاست سے محروم کئے گئے ہیں - گورنمنٹ نے
اُنکو ۲۰ ستمبر کے مہلک ہنگامہ کا ذمہ وار قرار دیا ہی -
میجر کینیڈی گورنمنٹ کے فیصلہ سے نواب صاحب کو
مطلع کرنے کے لئے تعینات ہوئے تھے - جنہوں نے
خزانہ پر جسمیں دو روپیہ باقی تھے مہر چسپاں کی نواب
صاحب مضمحل ہوکر صاحب فراش ہو رہے ہیں ✦

ہندوستان میں دیسی مسیحیوں کا شمار قریب
بیس لاکھ ہی - انکی تفصیل حسب ذیل ہی - رومن کیتھولک
۱۰,۰۰,۰۰۰ اسیرین - ارمینین اور گریک ۳,۰۰,۰۰۰ چرچ
آف انگلنڈ ۳,۰۰,۰۰۰ پرسبٹیرین ۲۰,۰۰۰ دیگر پروٹسٹنٹ
مسیحی ۱,۵۸,۰۰۰ ✦

اخبار ہندو میں دیسی مسیحیوں کی ترقی اور علمی سرفرازی
کی بابت ذیل کی باتیں لکھی ہیں - "ہم دیکھتے ہیں کہ دیسی مسیحی
اخلاق اور اعلیٰ تعلیم میں نہایت ترقی کرتے جاتے ہیں اور

خوبی یہہ ہے کہ اُنکی عورتیں بھی تحصیل علم میں پیچھے نہیں ہیں۔ سال گذشتہ میں میٹرکیولیشن کے امتحان میں جو ۱۹ عورتوں نے کامیابی حاصل کی انمیں سے سات عورتیں مسیحی تھیں پر ہندو عورت ایک بھی نہ تھی۔ اعلیٰ درجہ کے امتحان میں ۲۲ حاضر تھیں اُنمیں سے ۱۱ عورتیں مسیحی تھیں اور ہندو صرف ۴۔ علاوہ اسکے گذرے سال جو ۷۲۹ طلبا نے پریسیڈنسی کے انڈسٹریل سکولوں میں جگہہ پائی انمیں سے ۳۵۷ عورتیں مسیحی تھیں۔ ۵۷ ویش اور شودر ۱۷ انچ قوم کی اور برہمن عورتیں صرف ۵ تھیں۔ دیسی مسیحی عموماً غریب ہیں اور اُنہیں شاباش دینا چاہئے کہ اُنہوں نے کوشش کرکے اسقدر علمی لیاقت حاصل کی ہے۔ ایک بات اور غور کے لائق ہے اور وہ یہہ ہے کہ دیسی مسیحیوں کی لڑکیوں کی علمی ترقی کا ایک خاص سبب یہہ ہے کہ اُنمیں ذات کی روک ٹوک اور پابندی نہیں ہے اور یوں جو فایدہ اُنکو حاصل ہو سکتا ہے برہمنوں کی لڑکیوں کو حاصل ہونا امر محال ہے +

دہلی میں اور اسکے اردگرد قلب سازی کا بازار گرم ہے اسکے انسداد میں بخوبی تمام کوشش نہ ہوئی تو نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ پولیس اور مجسٹریٹ ایسے مقامات میں بہت ترقی کرتے ہیں۔ حالانکہ اُنکو اسوقت تک خاموش نہ ہونا چاہئے جبتک بدمعاشوں کا سراغ لگا کر اُنکو کیفر کردار کا پورا پورا مزہ نہ چکھائیں۔ بہت دیہات میں زرگروں کے پاس انکا ذخیرہ رہتا ہے جو اکثر میلوں کے موقعوں پر جاکر فروخت کرتے ہیں۔ جب تک پولیس اسبارہ میں سعی نہ کریگی اسکا دفعیہ ناممکن ہے اگر گورنمنٹ مخبروں کیواسطے انعاموں کا اعلان دے تو اُمید ہے کہ کسی سراغ ملینگے +

ہمارے معزز نامہ نگار رقمطراز ہیں کہ ڈیرہ نانک میں بدی لوگ مسیح کی مخالفت میں جان و دل سے سرگرم ہیں۔ تاہم خدا کا کام جاری ہے بلکہ اس مخالفت میں مشن کے کام کیواسطے ایک مکان ایک ہزار روپیہ کو خرید کیا ہے خدا برکت بخشے +

مہر نیمروز کے نامہ نگار بلند شہری لکھتے ہیں کہ علیگڈہ موتی مسجد میں شریر ہندوؤں نے سوٴر کا مُردہ بچہ رکھدیا۔ اسکے انتقام میں مسلمان صاحبان نے گائے کا گوشت ہندوؤں کے کنوئے پر رکھوا دیا۔ معزز مسلمان کار ہائے ضروری کے لئے مسلح آدمیوں کی حراست میں جاتے ہیں۔ ایک معزز ہندو کے اقدام قطع بینی میں دو مسلمان ماخوذ ہیں +

لکھنؤ میں شیعہ و سنیوں کے جھگڑے کا حال ہدیہ ناظرین کر چکے ہیں۔ یہہ اُس کتاب کی نسبت ہے جو شیعوں نے شایع کی اور سُنّی جسکو توہین مذہب خیال کرتے ہیں سٹی مجسٹریٹ کا فیصلہ یہہ تھا کہ کتاب توہین آمیز نہیں ہے اس فیصلہ کے خلاف بڑا بھاری جلسہ منعقد کیا گیا جسمیں تمام سُنّی رئیس شامل تھے بہت جوش تھا۔ قریب تین ہزار کے آدمی موجود تھے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے اس عرصہ میں شیعوں سے کتابیں لیکر دریا میں ڈالدیں اور فریقین سے راضی نامہ کرالیا۔ ۹۔ آدمیوں کو (۶ شیعہ اور ۳ سُنّی) ضمانت کے لئے طلب کیا تھا مگر راضی نامہ ہو جانے پر واپس کر دیا جلسہ نے قرار دیا کہ جبتک کتاب جسکی نسبت جھگڑا ہے اُسکے شایع کرنیوالے کو سزا نہ دیجائیگی اُسوقت تک ہم کو اطمینان نہ ہوگا۔ چنانچہ پنجشنبہ کے روز عدالت ڈپٹی کمشنر میں سنّیوں کی اس عرضی پر کہ اہل شیعہ کو اس کتاب کے باعث سزا ہو حکم ہوگیا کہ یہہ عرضی داخل دفتر کیجاے۔ لکھنؤ کا اخبار یہہ بھی لکھتا ہے کہ ابھی اہل سنت و جماعت کو اطمینان نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کتاب زیر بحث کی اشاعت قانوناً ہمیشہ کے واسطے بند کر دی جائے۔ غرضکہ ان باہمی نزاعوں نے افسوس ہے کہ ہندوستانیوں کو خراب کر رکھا ہے۔ اٹاوہ کا اسلامی اخبار لکھتا ہے کہ درحقیقت پہلو سخت رنج مسلمانوں کی سمجھ پر ہے۔ ایسے مذہبی جھگڑے غیر مذہب والوں کے سامنے فیصلہ کو پیش کئے جاتے ہیں۔ کیا خاک اسلام کی وقعت ایک غیر مذہب کے دل میں ہو سکتی ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ دونوں اپنے آپکو ایک مذہب سے کہتے ہیں۔ ایک کتابوں کی سند پیش کرتے ہیں اور یہہ اختلاف ! +

مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے شملہ میں عجیب و غریب نو ایجاد الہ فونوگراف جو امریکہ میں مسٹر اڈیسن صاحب نے ایجاد کیا ہے خرید فرمایا ہے۔ اسکے ذریعہ سے خط خودبخود لکھا جاتا ہے اور خودبخود ہی ایسی صفائی سے پڑھا جاتا ہے کہ گویا راقم خود سامنے بیٹھا ہوا باتیں کر رہا ہے +

ملکی اور غیر ملکی مختصر خبریں

دُنیا بھر میں کل لائبریریوں سے پیرس کا کتب خانہ بڑا ہے جسمیں مختلف علوم و فنون کی ۲۵ لاکھ جلدیں رکھی ہوئی ہیں +

مسٹر بلفور نے بیان کیا کہ آیرلینڈ کا علاج یہہ ہے کہ اُنکو برد رسیدہ ہاکریں بقول اُنکے آئرلینڈ کو آزاد کرنا خانہ جنگی ہوگا جو بربادی آئرش ہے +

جنرل بوتھ افسر مکتی فوج کی بیم صاحبہ ۱۳۔ اکتوبر کو لنڈن میں دفن کی گئیں۔ جنازہ کے ساتھ ۲۵ ہزار آدمیوں کا ہجوم تھا۔ یہہ نظارہ نہایت موثر تھا +

دارالسلطنت روس میں افواہ ہے کہ ولیعہد روس مشرقی سیر کو نہیں آوینگے۔ وجہہ یہہ کہ اُنکی والدہ مامتا کے مارے اُنکی متواتر غیر حاضری ناپسند کرتی ہے +

جدید وزارت پرتگال نے انگلستان کے مخالفانہ حکمت عملی قایم کی۔ معاہدہ افریکہ نامنظور کیا اور انگلستان پر الزام زبردستی دیا +

امریکہ میں زیادہ یہودی ایسے ہیں جو اب کسی عبادتخانہ میں نہیں جاتے دراصل اُنکا اعتقاد کسی مذہب پر قایم نہیں ہے +

مسٹر شیلی مشہور سیاح افریقہ فرماتے ہیں کہ افریقہ میں دین محمدی تنزل پر ہے- ایزک ٹیلر صاحب کا بیان اُنکے مقابلہ میں زیادہ قابل اعتبار نہیں ہے ✦

نیویارک میں یہہ قانون جاری ہوا ہے کہ کوئی شخص سڑک پر چلتے ہوئے چرٹ یا پیپ نہ پیئے ✦

بوسٹن میں کئی برس سے اِس قانون کی پابندی ہے اور امر بالا کے ارتکاب میں جرمانہ ہوتا ہے ✦

امیر بخارا کا ولیعہد جو بغرض تعلیم روس کو جاتا تھا دفعتاً مر گیا- روسی کہتے ہیں کہ وہ انگریزی سازش سے قتل کیا گیا- کیونکہ ہمارا دوست تھا ✦

سُنا گیا کہ شاہ ایران نومبر میں روس کو جائینگے- ابھی سال گذشتہ میں وہاں گئے تھے معلوم نہیں کہ اب پھر ایسا جلد کیوں جاتے ہیں ✦

ہندوستان کے میڈیکل سکولوں میں دو سو ہندو عورتیں علم ڈاکٹری تحصیل کر رہی ہیں- بیشک ایسی باتیں مُلک کی بہتری اور ترقی کی اُمید پیدا کرتی ہیں ✦

امیر کابل کی روانگی بلخ کی خبر بے بنیاد ہے- وہ کابل میں آرام سے حکومت و دربار کرنے اور انتظام میں مصروف ہیں ✦

کابل میں مرزا عبدالصمد خان گورنر چلیور قاتل عبدالشکور خان منصف جلال آباد کو بیرون دروازہ شیرپور توپ سے اُڑایا گیا- اور اُسکے رشتہ دار گرفتار کئے گئے ✦

جاپان میں بُدھ مذہب کے پروہتوں نے منظور پنچایت قایم کی جسمیں قرار دیا گیا ہے کہ جو پروہت پولٹیکل معاملات میں دخل دے خارج کیا جائے- کوئی مذہبی مقام یا متبرک مندر پولٹیکل تقریروں کے واسطے نہ دیا جائیگا ✦

راولپنڈی میں بیس قماربازوں کا جتھا گرفتار ہوا- جسمیں کئی معزز صورتیں بھی شامل ہیں ✦

مدراس میں ایک مسلمان ٹھیکہ دار کو اس جرم میں کہ وہ کپتان ایلیس صاحب افسر تعمیرات سرکاری کو سو روپیہ بطور رشوت دینا چاہتا تھا تین ماہ قید کی سخت سزا ہوئی

مدراس احاطہ میں ایک شخص نے جسکو عیسائی مذہب سے سخت عداوت تھی ہنسوا لیکر سڑک پر لوگوں کو زخمی کیا- اور زبردستی گرفتار کیا گیا- کہتے ہیں کہ وہ امتحان کی ناکامی سے دیوانہ ہو گیا تھا ✦

گنجام کے باشندے قحط سالی کے باعث مصیبت میں ہیں اور خاندان کے خاندان وطن ترک کر رہے ہیں اُمید کیجاتی ہے کہ سرکار ریل کا کام شروع کر دیگی تا کہ لین پٹری ڈالنے میں رعایا کی کچھ امداد ہو سکے ✦

کلکتہ میں کوڑھیوں کی امداد کے لئے .....۴۰ روپیہ چندہ جمع ہوا ہے- یہہ سب کچھ مسیحی تعلیم کا اثر ہے ہندوستان میں پہلے ایسی ہمدردی کے کام کبھی سُننے میں نہیں آتے تھے

کلکتہ میں حلوائیوں کو حکم ہوا ہے کہ مٹھائی شیشے کی الماریوں میں رکھیں- تا کہ گرد و غبار کثیف سے محفوظ رہے کل شہروں کے حلوائی اسپر عملدرآمد کریں تو بہت بہتر ہوگا ✦

جناب منشی نول کشور صاحب بالقابہ نے زنانے ہسپتال کے لئے پانچ ہزار روپیہ چندہ دیا جناب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے سرِ دربار اُنکا شکریہ ادا کیا ✦

بداؤن کے پادری ڈاکٹر ولسن صاحب کا کام علیگڈہ تک پھیلتا جاتا ہے- حال میں انہوں نے بذریعہ اودھ اور روہیلکھنڈ ریلوے دورہ کیا اور سیکڑوں آدمیوں کو بپتسمہ دیا ✦

حیدرآباد کی خبر ہے کہ نواب انتصار جنگ کا استعفا ابھی تک منظور نہیں ہوا- وہ بدستور اپنا کام کرتے ہیں ✦

ضلع اورنگ آباد میں بھیل لوگ سر اُٹھا کر حکام محکمہ امن کو تکلیف دے رہے ہیں- اور ڈاکے مارتے ہیں- انکی سرکوبی کے لئے ایک دستہ فوج تیار کیا گیا ہے ✦

خزانہ ریاست حیدرآباد میں ۳۰ ہزار کا غبن معلوم ہوا ہے تحقیقات در پیش ہے- دیکھئے کون لوگ خائن ظاہر کئے جاتے ہیں ✦

سرینگر کرنیل مینرڈ متعلقہ پولیس اودھ جنکو اسلام آباد کے قریب ریچھ کا شکار کرتے ہوئے اپنے ملازم سے گولی لگی تھی راہی مُلک بقا ہوئے ✦

گجرات پنجاب میں بیماری و اموات کی کثرت ہے- تمام شہر پر ایک مُردنی چھائی ہوئی ہے- کوئی شاذ و نادر دوکان کھلی نظر آتی ہے- جدھر جاؤ سناٹا- جہاں سنو آہ و نالہ اور گریہ و زاری ✦

مقدمہ ٹریمین کے فیصلہ کے خلاف مسٹر وارٹن نے بھی اپیل کی ہے- یہہ مقدمہ جلد ختم ہوتا نظر نہیں آتا- معلوم کہاں انجام ہوگا

بمبئی کے اخبار ٹائمز آف انڈیا پر گورنر جنرل گوا نے نالش لائبیل کی ✦ عام

کلکتہ میں ایک شخص نے عام قینچی سے شیشہ کاٹنے کی ترکیب نکالی ✦ منہ

علیگڈہ میں ہندو مسلمانوں کے باہمی تنازعہ پر لاٹ صاحب نے غصہ ظاہر کیا ✦ "

سکندرآباد ریلوے سٹیشن پر تڑکے ۳ بجے ۱۹ مُسلح ڈاکوؤں نے مشعلوں سے حملہ کیا محکمہ سٹیشن کو لوٹا- خون کیا- ازاں بعد رفو چکر ہوئے ✦

کسولی سے خبر آئی پولیس نے دو طائفے قماربازوں کے گرفتار کئے ✦

زمبیسی میں انگریزی جہاز سے ٹکرا کر پُرتگالی جہاز پاش پاش ہو گیا ✦

سلطان سوکوتہ نے ایک شیر ببر کا بچہ بطور تحفہ حضور قیصر ہند کو روانہ کیا ✦

ولیعہد روس کی منگنی شاہزادی یونان سے دسمبر میں ہوگی ✦

تار کی خبریں

لنڈن ۲۰- اکتوبر انگلستان نے برازیل میں ریپبلکن گورنمنٹ کو منظور کر لیا ہی- اُن سمندروں میں ہر مجسٹی کے کمانڈروں کو حکم ہوا ہی- کہ ریپبلکن جھنڈے کی سلامی اوتار کریں +

الہ آباد ۲۰- اکتوبر حضور وایسرائے کی طبیعت ناساز رہنے کے باعث علیحدگی اختیار کرنیکی نسبت جو خبر مشہور ہوئی تھی وہ بالکل بے بنیاد ہی اور حضور ممدوح بخار سے بالکل صحت یاب ہوگئے ہیں +

مدراس ۲۰- اکتوبر مدراس سٹنڈرڈ پر جو مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی دایر تھا- وہ مستغاث علیہ کی معذرت پیش کرنے سے طے ہوگیا ہی- مسٹر ہنٹ نے معاف کر دیا ہی +

الہ آباد ۲۰- اکتوبر ایک مشہور ڈاکو انند سنگھ نام جو ضلع بدھاسا اور گرد نواح کے راستوں پر لوٹ مار کرتا پھرتا تھا- اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ گرفتار ہو گیا ہی- ان سرقوں اور ڈاکوں کی فہرست جسکے ساتھ اسکا تعلق ہی بہت طویل ہی- یہہ شخص کئی مقدموں میں مجرم قرار دیا گیا ہی جنکی پاداش میں اسکو مختلف قیدوں کی سزا ہوئی +

الہ آباد ۲۰- اکتوبر کرنل بیلک کرنل پیری ڈکس کی جگہہ جو ریزیڈنٹ کشمیر ہوئے ہیں- ریاست جیپور کے ریزیڈنٹ ہوئے ہیں +

الہ آباد ۲۰- اکتوبر گورنمنٹ ہند نے لین تار فارس کی مرمت کے واسطے ڈیڑہ لاکھ روپیہ کا خرچ منظور کیا ہی +

بمبئی ۲۰- اکتوبر مسٹر لاڈ کا استعفا منظور ہو گیا اور شمالی ڈویژن کے کمشنر گورنمنٹ کیجانب سے تحقیقات کیواسطے تعینات ہوئے- جنہوں نے اپنی رپورٹ گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجدی ہی اور ایک خاص افسر انتظام ریاست میں نواب صاحب کی مدد کیواسطے تعینات ہوا ہی- ایک نئے دیوان مسٹر کیشو لعل ہیرا لعل حسب ہدایت گورنمنٹ مقرر ہوئے ہیں- اور اُس اقرار کے پورا کرنیکی کوشش کیجائیگی جو ۱۸۹۱ء میں ہز ہائینس کے ساتھ ہوا تھا- خزانہ خالی ہی- اور چار ماہ سے ملازموں کی تنخواہیں باقی ہیں +

لنڈن ۲۱- اکتوبر ایڈنبرہ کے راستہ میں مسٹر گلیڈسٹون کی مدارات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا +

روم ۱۸- اکتوبر لارڈ ڈفرن تھوڑے عرصہ کے بعد گورنمنٹ اٹلی کے ساتھ مسئلہ سرحدی افریقہ کے بارہ میں چھیڑ چھاڑ شروع کرینگے +

برلن ۱۸- اکتوبر امید ہی کہ بحیرہ یمن افریقہ میں جھیل کے ارد گرد جرمن ملک کے گورنر ہونگے +

پونا ۱۹- اکتوبر سر فریڈرک رابرٹس معیت سر جارج گریوز جو استقبال کیواسطے گئے تھے- آج صبح یہاں بندرگاہ حفاظتوں کا ملاحظہ کرنیکے لئے رونق افروز ہوئے- کل لارڈ ہیرس حضور ممدوح کو دعوت دینگے +

لکھنؤ ۱۸- اکتوبر اودھ و روہیلکھنڈ ریلوے پر دوم درجے کمپارٹمنٹ جاری کرنیکا مسئلہ افسران ریلوے کے زیر غور ہی- اور غالباً تھوڑے عرصہ کے بعد داخل ہو جائینگے- رائے بریلی کی راہ سے لکھنؤ و جونپور لین کا باقاعدہ سروے یکم ماہ آئندہ سے شروع ہوگا- سروے افسروں کی ایک پارٹی کوئی بہتر راستہ دریافت کرنیکے لئے جائیگی +

لنڈن ۲۲- اکتوبر عدالت شیر ہری میں عجیب نظارے دکھائی دے رہے ہیں مسٹر شیہی جو مدعا علیہم میں سے ایک ہیں- توہین عدالت کے جرم میں ایک ہفتہ قید ہوئے +

بقیہ روئداد

نمبر ۲۳- کاغذات دایر کرنے مقدمات حسب دفعہ ۱۵۶- ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۴ء-

نام مجرم	موقع	زیر دفعہ
ساہ پھگیا	متصل ہائی سکول	۱۳۹ ۱۱۲
ماڑو	"	"
کاہنا	"	"
بھجو	"	"
جھبا	"	"
سماہ پھگیا	"	"
جپنی قوم گاڈر	"	۱۳۹ و ۱۱۲
نتھو حلوائی	چوڑ بازار	"
لوٹا سبزی فروش	بازار تالاب	۱۳۹
نتھو پسر ٹھاکر	کوچہ کرتارام	"
چوہا مل	بازار چاندل	۱۲۷

تجویز ہوئی کہ مقدمات بصیغہ فوجداری دایر کئے جاویں

نمبر ۲۴- روبکار محکمہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۹۵ء مشعر اسکے کہ مال مردہ لاوارث میونسپل میں دیا جاوے سرکار میں جمع کیا جاوے- اور جو لاوارث میونسپل کے حدود کے اندر مری میونسپل اسکا خرچ کفن دفن دیوے اور جسقدر خرچ کفن دفن کا ہوا اسکی درخواست ہمارے پاس کرے اسکی جائداد سے دیا جاویگا- **اطلاع** ہوئی اور فرد ما جوار خرچ کفن دفن مردہ جات بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ارسال ہوا کرے اگر کسی مردہ کی جائداد سے کچھ وصول ہوا ہو تو زر صرف کفن دفن منگوایا جاوے +

نمبر ۲۵- کاغذات چالان کرنے متہم بچیہ بابت غبن محصول چونگی نسبت خلاف ورزی استفسار نمبر ۲۵۷ مورخہ ۲ جنوری ۱۸۹۵ء- **تجویز ہوئی** کہ یہہ معاملہ رپورٹ کے لئے سب کمیٹی فنانشل کے سپرد ہو +

نمبر ۲۶ چٹھی انگریزی کفن دفن مُردہ ہائے جسمیں سنطوری صاحب کمشنر بہادر نسبت شرح ما ہے خرچ تکفین وغیرہ مسلمانان لاوارث عے؍ وہندو سے؍ روپیہ ہو بجائے شرح حال جو عہ؍ مسلمان اور عہ؍ ہندو مردہ کے لئے ہو۔ اطلاع ہوئی ✚

نمبر ۲۷ - چٹھی انگریزی شمر حاضری ہیڈ ماسٹر جلسہ کمیٹی میں۔ اطلاع ہوئی اور سکرٹری اس معاملہ کا ذمہ وار سمجھا جاوے کہ سکرٹری ایسے معاملہ کی اطلاع ہیڈ ماسٹر کو دیا کرے جسمیں معاملہ تعلیم کی نسبت بحث ہو۔

نمبر ۲۸ - چٹھی انگریزی مشعر بابت ممبران تجویز ہوئی کہ کمیٹی کو یہہ مسودہ لودیانہ کی صورت میں درست معلوم ہوتا ہو۔ کمیٹی کوئی رائے دینا نہیں چاہتی ✚

نمبر ۲۹ - رپورٹ تحصیلدار چونگی معہ درخواست کمیٹی روشنی برائے ماہ ستمبر ۱۵؍ ۳ ہٹی گیروسین۔ تجویز ہوئی کہ ۱۵؍ کا دیا جانا منظور کیا جاوے ✚

نمبر ۳۰ - روبکار میونسپل کمیٹی لودیانہ مورخہ ۵ جولائی ۹۰ء شکایت اسکی کہ ممبران ٹھیک وقت مندرجہ نوٹس کے حاضر نہیں ہوتے۔ تجویز ہوئی کہ یہہ معاملہ اسوقت تک ملتوی رہے جبتک کہ کمیٹی خود اسمیں کچھ نہ کرنا چاہے ✚

ضرورت

لیڈی سینڈیمن گرلس سکول کوئٹہ بلوچستان کے لئے ایک معلمہ کی ضرورت ہو۔ جو اردو اور گرمکھی یا ہندی پرائمری جماعتوں کو پڑھا سکے تنخواہ ۲۰؍ ماہوار کوئٹہ تک سفر خرچ دیا جائیگا۔ درخواستیں معہ اسناد بنام جمیعت کے سکرٹری آنی چاہئیں ✚

جدید اشتہار اخبار عام لاہور

اخبار عام لاہور یکم اکتوبر سے روزانہ ہو گیا ہو۔ اُن صاحبان کیخاطر جو روزانہ اخبار نہیں خرید سکتے یا جنکے یہاں ہفتہ میں فقط ایک ہی دفعہ ڈاک تقسیم ہوتی ہو۔ یہہ انتظام بھی کیا گیا ہو کہ "ہفتہ وار اخبار عام" بھی جاری ہو "ہفتہ وار اخبار عام" میں وہ تمام مضامین اور خبریں ایک سلسلہ سے درج ہوتی ہیں۔ جو "روزانہ اخبار عام" میں شایع ہوا کرتی ہیں "ہفتہ وار اخبار عام" گویا کہ "روزانہ اخبار عام" کا مجموعہ ہو ✚

"روزانہ اخبار عام" کی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک عہ؍ (بارہ روپیہ) مقرر ہو" اور "ہفتہ وار اخبار عام" کی قیمت سالانہ مبلغ ۶؍ (چھ روپیہ) معہ محصولڈاک ہو ✚

جو صاحب چاہیں تحریر کرنے پر "روزانہ اخبار عام" یا "ہفتہ وار اخبار عام" کا ایک پرچہ بطور نمونہ بلا قیمت منگا سکتے ہیں۔ بعد میں جسکی خریداری پسند ہو اُسکی قیمت پیشگی ارسال ہونے پر خریداران اخبار عام میں آپکا نام نامی درج رہیگا۔ اور پرچہ برابر روانہ خدمت ہوگا ✚

راقم۔ مہتمم اخبار عام - لاہور

لوکل

گذشتہ ہفتہ میں یہاں کے جیلخانہ میں ایک عجیب واردات خودکشی وقوع میں آئی۔ ایک جاٹ بعمر پنجاہ سال ساکن موضع ... ضلع ہذا جو تھوڑے عرصہ سے بعلت ہلاکت دختر خود مقید اور مشن سپر و تھا دن کو بوقت ۱۱ بجے موقع پاکر اپنے لنگوٹ کو درخت کی ڈالی میں جو اُس کپارٹمنٹ کے (جہاں وہ محبوس تھا) قریب تھا باندھکر اپنے گلے میں ڈالکر لٹک گیا۔ اور خبر ہونے پر مردہ پایا اور اُتار اگیا۔ لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ اور جلائی گئی ✚

بازار کے روغن زرد کی عام شکایت ہو کہ جسقدر گھی فروخت ہوتا ہو سب میں آمیزش ہو۔ کہتے ہیں کہ اکثر بدذات لوگ چربی موم تیل وغیرہ اپنے نفع کے لئے گھی میں ملاتے اور بازار میں فروخت کرتے ہیں جو نہایت بدبو اور مضر صحت ہو۔ کسی دوکان پر اچھا اور خالص گھی دستیاب نہیں ہوتا۔ کیا ہماری میونسپل کمیٹی اس نقص کے رفع کرنے میں کچھ تدبیر نہیں کرسکتی درحالیکہ رعایا کو ایسے روغن زرد کے کھانے اور خریدنے میں ہر طرح جان و مال کا نقصان اُٹھانا پڑتا ہو۔ اور اُن آمیزش کرنیوالوں کی جان کو روتے ہیں۔ اگر کمیٹی کی جانب سے اس بھاری قباحت پر بہل انکاری ظہور میں آئی تو اس نقصان دہ روغن زرد کی روز بروز ترقی ہوگی ✚

سُنا گیا کہ ایک آدمی نیم مُردہ جسکو اُسکی ہمشیر نے جو بالاتفاق یکہ کرایہ کرکے راہگوٹ سے آتے تھے زخمی کرکے اور بخیال خود مردہ جانکر موضع بودی کے قریب جو لودیانہ سے بفاصلہ دو میل ہو ایک کنوئیں میں ڈالدیا خبر ہونے پر نکالا گیا۔ اور برائے معالجہ ہسپتال میں بھیجا گیا۔ تحقیقات درپیش ہو۔ جو کچھ نتیجہ ہوگا آیندہ لکھا جائیگا

بیماری کی شکایت بدستور چلی جاتی ہو اس ہفتہ میں پیدایش ۲۹ - اموات ۵۴ کی رپورٹ ہمارے دفتر میں پہنچی ✚

تصحیح

گذشتہ نمبر میں تحریر گلدستہ سفیر کے آخر صفحہ ۴ پر جو گلدستہ کی قیمت معہ محصولڈاک ۲؍ لکھی بجائے اسکے ۳؍ صحیح ہو ✚